رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم پنجشنبہ

جلد ۲	۲۷ ہجرت ۱۳۲۷ ہش	۱۷ رجب ۱۳۶۷ھ	۲۷ مئی ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۱۹

اخبار احمدیہ

۲۶ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نسبتاً پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سر درد کی شکایت ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت

فی پرچہ ۱ر

یہودی حکومت کے خلاف پاکستان پارلیمنٹ کی اہم قرارداد

کراچی ۲۶ مئی آج پاکستان پارلیمنٹ نے بالاتفاق رائے ایک غیر سرکاری ریزولیوشن پاس کیا۔ اس ریزولیوشن میں یہودیوں کی ان جارحانہ کارروائیوں کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ جو وہ گذشتہ ۲۵ سال سے نگران طاقت کی سرپرستی میں عربوں کے خلاف فلسطین میں کرتے رہے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ اب یہ نکلا ہے کہ وہاں ایک یہودی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس نام نہاد حکومت کو کسی حیثیت سے بھی تسلیم نہ کرے۔ نیز اس کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کے لئے جو کوشش بھی کی جائے۔ اس کو ہر ممکن طریق سے ناکام بنایا جائے۔ قرارداد میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ اگر اس حکومت کو اقوام متحدہ کا ممبر بنایا گیا۔ تو یہ اقوام متحدہ کے منشور کی سراسر خلاف ورزی ہوگی۔ اور اس سے امنِ عالم کیلئے براہ راست خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ قرارداد میں حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ عرب لیگ کو یقین دلائے کہ فلسطین کے متعلق پاکستان کی تمام ہمدردیاں عربوں کے ساتھ ہیں۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس ریزولیوشن کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے یہودی حکومت کے قیام کو ایک پر فریب جارحانہ اقدام قرار دیا اور بتایا کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد ہی یہودی حکومت کے قیام کی داغ بیل ڈالدی گئی تھی۔ وزیر خارجہ نے اپنی تقریر کے دوران میں اتحادی اقوام کے منشور کی متعدد دفعات پڑھ کر سنائیں۔ اور ثابت کیا کہ یہودی حکومت کو تسلیم کرنے سے صریحاً ان دفعات کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ کانگرسی ممبروں نے بھی اس قرارداد کی حمایت میں تقریریں کیں۔ قرارداد منظور ہونے کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

عرب لیگ کی طرف سے سلامتی کونسل کے الٹی میٹم کا جواب

عرب لیگ کے لیڈروں نے جو عمان میں سلامتی کونسل کے حکم امتناع جنگ لڑ رہے تھے اپنا جوابی نوٹ تیار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے اس میں عربوں کی طرف سے جنگ بند کرنے کے لئے تین شرطیں پیش کی گئی ہیں۔ اول یہ کہ فلسطین میں تمام صیہونی جماعتوں کو توڑ دیا جائے۔ دوم۔ ارض مقدس میں تبدیلیٔ وطن کی خاطر آنیوالے یہودیوں کا داخلہ کلی طور پر ہی قرار دیا جائے۔ سوم نام نہاد اسرائیلی حکومت کو کسی صورت میں بھی تسلیم نہ کیا جائے۔ عرب لیگ کی طرف سے یہ نوٹ آج رات سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔

ہندوستانی طیاروں کی مسلمان مہاجرین پر بمباری

ترارکھل ۲۶ مئی۔ حکومت آزاد کشمیر کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نوشہرہ کے علاقے میں آزاد فوج نے دشمن کے دو مورچوں پر حملہ کرکے اسے سخت جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ ہندوستانی ہوائی جہازوں نے مسلمان مہاجرین پر بمباری کی۔ یہ مہاجرین راجوری سے آ رہے تھے۔ اوڑی کے محاذ پر بھی معمولی سی جھڑپیں ہوئیں۔

یہودی حکومت کے لئے ۹ کروڑ ڈالر امریکی ڈالر

لنڈن ۲۶ مئی۔ فلسطین کی نام نہاد یہودی حکومت کے صدر ڈاکٹر ویزمن نے صدر ٹرومن سے ملاقات کرنے کے بعد اس کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت امریکہ نے نوزائیدہ یہودی حکومت کو نو کروڑ ڈالر قرض دینے منظور کر لئے ہیں۔

ماسکو ۲۶ مئی روس نے اسرائیلی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پاکستان کے سفیر کی صدر برما سے پہلی ملاقات

رنگون ۲۶ مئی آج برما میں پاکستان کے پہلے سفیر مسٹر محمد علی نے برما کے صدر کے سامنے اپنے سفارتی کاغذات پیش کئے اس رسم کی ادائیگی کے لئے ایک خاص تقریب کا نہایت اعلیٰ پیمانے پر اہتمام کیا گیا تھا پاکستان کے پہلے سفیر اور برما کے صدر نے اس موقع پر دونوں حکومتوں کے دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا اور کہا کہ ان تعلقات کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔

تل عفیف اور بیت المقدس کے درمیان شدید جنگ

قاہرہ ۲۶ مئی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں یروشلم سے بیس میل مغرب کی جانب تل عفیف اور بیت المقدس کی درمیانی سڑک پر یہودیوں اور عربوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی۔ عربوں کا کہنا ہے کہ قریباً چھ سو یہودی اس لڑائی میں مارے گئے ہیں۔ مصر کی فوجوں نے جنوب کی یہودی بستیوں کو شمال کے یہودی علاقے سے بالکل منقطع کر دیا ہے اور غازہ کے شمال میں ایک ایسی رکاوٹ ڈالدی ہے کہ جس سے فلسطین عملی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گیا ہے

نیویارک ۲۶ مئی امریکہ نے مصر اور شام سے فلسطین کی ساحلی ناکہ بندی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔

کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا اجلاس

لیک سکسیس ۲۷ مئی آج رات ہندوستان و پاکستان کے تنازعات کے متعلق سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ امید ہے اس اجلاس میں کونسل کشمیر میں مصالحتی کمیشن بھیجنے کی سکیم کو مکمل کرے گی۔ ہندوستانی نمائندے نے کونسل کے صدر کو مطلع کیا ہے کہ حکومت ہند کشمیر میں استصواب رائے کے سلسلے میں کسی ناظم کے تقرر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے۔ آج اس مسئلہ پر بھی بحث ہو۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حقیقت وفضائل درود شریف

(از مکرم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب آف بمبئی درویش قادیان)

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انک حمید مجید

یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ وہ دلی جوش سے اس وقت تک محنت نہیں کرتا۔ جب تک کہ (۱) ذاتی (۲) یا اپنے دوستوں (۳) یا اپنے عزیز واقارب (۴) یا اپنی قوم (۵) یا ملک کا فائدہ نہ ہو (۶) یا پھر اپنے محسن کی شکرگذاری کے طور پر وہ ایسا کرتا ہے۔

حصول خود اللہ کے واسطے انسان یا تو خود سوچ کر اور غور کر کے اپنے واسطے کچھ تجویز کرتا ہے۔ اس میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ یا پھر کسی تجربہ کار کی ترغیب اور ہدایت سے کوئی لائن اختیار کرتا ہے اس میں نقصان کا احتمال کم مگر ہوتا ضرور ہے۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے۔ کہ خوش قسمتی سے کسی بادشاہ یا حاکم وقت یا کسی صاحب حیثیت کا منظور نظر ہو گیا۔ اور اس نے کوئی آسان سا کام سپرد کر کے اس کی ضروریات کو پورا کرنے کا ذمہ لے لیا۔ اس میں گو کسی کو نقصان کا احتمال تو نہیں رہتا مگر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ کام کو ایسی خوش اسلوبی تندہی اور استقلال کے ساتھ کرے۔ کہ آقا کے خوش ہونے سے یہ انعامات کا مستحق ہو کیونکہ لاپرواہی وغیرہ اس کو مورد سزا بھی بنا سکتی ہے۔

درود شریف ایسا کام ہے جس کا بتلانے والا معمولی بادشاہ نہیں لیکن احکم الحاکمین مالک اور خالق قادر مطلق ہے۔ اب اس سے مستفید ہونا ہمارے اختیار میں ہے فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥ پ ۲۲ ع ۴۔ یقیناً اللہ عظمت دینا چاہتا ہے نبی کو اس نے فرشتوں کو اس کام پر لگا دیا گیا ہے۔ اب مومنو تم پر لازم ہے۔ کہ ایسے رنگ میں درود اور سلامتی بھیجو۔ جیسا کہ بھیجنے کا حق ہے۔ تاکہ تم ہمارے فضلوں کے وارث بنو۔ کیوں؟ اس لئے کہ اب اس پیارے کو ہم عظمت دینا چاہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک کام اس کے سپرد کیا اور اس نے اس کو اس رنگ میں نبھایا۔ کہ وہ اپنے آپ کو بالکل بھول گیا جس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایہا المزمل ٥ قم الیل الا قلیلا ٥ نصفہ او انقص منہ قلیلا ٥ پ ۲۹ ع ۱۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین پ ۱۹ ع ۵ ہم کو از راہ ترحم یہ کہنا پڑا۔ کہ اس قدر نفس کشی کی ضرورت نہیں۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ پ ۳۰ ع ۱۴۔ ہم تو تم سے اس قدر خوش ہیں کہ اس کے صلہ میں تجھے بھی خوش کرنے والے ہیں۔ اب تجھے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

تو اے مومنو اس وعدہ کو ہم نے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ...... وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً ٥ پ ۲۲ ع ۲ سے پورا کر دیا ہے

فرماتا ہے محمد صلعم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں۔ اس جگہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ اگر باپ نہیں ہے تو پہلے یہ کیوں کہا گیا؟ وازواجہ امھاتھم پ ۲۱ ع ۱۸۔ تو اس کا جواب ولکن رسول اللہ سے دیا۔ کہ اللہ کا رسول ہونے کی وجہ سے چونکہ یہ روحانی باپ ہے۔ اس واسطے اس کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ اس جگہ ولکن رسول اللہ کہنے میں یہ حکمت ہے کہ کفار جو حضور پرنور کو ابتر کہتے تھے۔ ان کو بتلایا جائے۔ کہ بیٹا ہونے کی غرض یہی ہے نا؟ کہ اس کا نام لینے والے دنیا میں ہوں۔ بیٹا تو ناخلف بھی ہو سکتا ہے مگر اس کے نام لینے والے ہی نہیں بلکہ اس کے نقش قدم پر چلنے والے موجود ہیں۔ تو ابتر کیسے ہوا؟۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ رسول کا لفظ قرآن پاک میں ۹۰ مقامات پر ہر پارہ میں سوائے پ ۱۵ کے آیا ہے۔ اور اس میں سے ۸۸ جگہ اطاعت یا عدم اطاعت کا مطلب ہی نکلتا ہے۔ ایک جگہ ایلچی کا مفہوم پ ۱۲ ع ۱۴ اور ایک جگہ جبریل کے واسطے پ ۱۹ ع ۵ اور لفظ نبی ۳۱ مقامات پر وارد ہوا ہے مگر کسی ایک مقام سے بھی اطاعت کا مفہوم نہیں نکلتا۔

اب کفار کو اس سے ایک جھوٹی خوشی ہو سکتی تھی کہ آخر یہ پیروی کب تک رہے گی؟ پہلے بھی ایسے گو آئے۔ اور ان کی پیروی کچھ عرصہ کے بعد ختم۔ فرماتا ہے۔ یہاں یہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ وخاتم النبیین ہم اس کو نبیوں کی مہر مقرر کرتے ہیں۔ یعنی بغیر اس کی تصدیق کے کوئی نبی ہو ہی نہیں سکیگا۔ کیا ہی معجزنما کلام ہے۔ یہاں خاتم الرسل نہیں فرمایا۔ کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہوتا۔ کہ رسولوں کا مصدق۔ یعنی آئندہ جن کی تابعداری کی جاوے گی۔ وہ حضور کی تصدیق سے ہوں گے۔ تو اس میں ذہن اس طرف جا سکتا تھا کہ شاید اس وقت حضور کی اطاعت کے بجائے دوسرے کی اطاعت شروع ہو جائے مگر فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ لیکن اللہ کا رسول ہے اور نبیوں کا مصدق۔ یعنی ہم نے جو کہا ہوا ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل پ ۹ ع ۱۱ وہ رسول تو ہوں گے۔ مگر ایسے نہیں۔ جو اس کی اطاعت چھوڑا دیں۔ بلکہ نبی ہوں گے اور یقصون علیکم آیاتی کے لحاظ سے رسول ہوں گے۔ اس سے ایک طرف ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کا وعدہ پورا کر کے حضور سرور کائنات صلعم کو تسلی دیدی دوسری طرف کفار کو جو ڈھیٹ کو تنکے کا سہارا والا ایک آسرا تھا۔ اس کو بھی خاک میں ملا دیا۔ اور ان کی کمر توڑ دی۔ کہ تم تو انہیں ابتر کہتے تھے۔ مگر ہم اس کو ایسا باپ بناتے ہیں۔ کہ اب صرف اس کی اولاد ہی باپ ہوا کرے گی۔ اور اس کی پوری وضاحت دوسرے مقامات پر بھی کر دی مثلاً فاتبعونی یحببکم اللہ پ ۳ ع ۱۲ من یطع اللہ والرسول الخ پ ۵ ع ۶ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ پ ۵ ع آگے فرماتا ہے۔ وکان اللہ بکل شیئٍ علیماً۔ اور خدا کو چونکہ ہر ایک بات کا علم ہے۔ اس نے ولسوف یعطیک کے وعدہ میں اس وقت تک تاخیر کی جب تک کہ والفجر ٥ ولیال عشر ٥ والشفع والوتر ٥ والیل اذا یسر ٥ والی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ (تفصیل کے واسطے تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم نصف اول صفحہ ۵) اس عرصہ میں کفار نے کچھ جھوٹی خوشیاں بھی منالیں تاکہ ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ اور اپنے علم کی بنا پر ہی یہ خبر دے رہے ہیں۔ کہ اب قیامت تک تو ہی مطاع ہوگا۔ آگے فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً ...... لیخرجکم من الظلمٰت الی النور۔ اے مومنو اب تم کو ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ تاکہ شکرگذار بنو۔ اور ہمارا جو تمہارے اوپر رحمتیں نازل کرنے کا فیصلہ ہے۔ وہ بھی پورا ہو اور تم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ جاؤ۔ وکان بالمومنین رحیماً ٥ اور یاد رکھو کہ ذکر کرنے میں ہماری صفت رحیمیت کے ماتحت خاص انعام ملیں گے۔ یہاں ذکر اللہ سے مراد درود شریف ہی ہے۔ انشاء اللہ درود شریف کی تشریح میں اس کی کچھ مزید وضاحت بھی ہو جائیگی آگے فرمایا۔ یا ایھا النبی ...... وسراجاً منیراً ٥ اے نبی ہم نے تجھے شاہد۔ بشیر۔ نذیر اور داعی الی اللہ کر کے بھیجا ہے۔ مگر پہلوں کی طرح نہیں کہ کچھ عرصہ تک بلکہ ہم نے تو اب تجھے روحانیت کا سورج بنا دیا۔ اب تیرے ذریعہ سے رب کو روشنی ملے گی۔ اور مومنوں کو بشارت دیدے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت بڑا فضل کیا ہے۔ یعنی اب ان کو روشنی حاصل کرنے کے واسطے بہت ہی آسانی پیدا کر دی گئی ہے۔

ضمنی طور پر اس جگہ لولاک لما خلقت الافلاک کے معنی بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر اس کے سمجھنے میں آسانی ہے۔ اس کا مطلب یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے جو کچھ پیدا کیا یہ سب انسان کامل کے واسطے ہے۔ مگر اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ چونکہ تجھ پر سب قسم کے کمالات ختم ہیں۔ اور تو انسان کامل ہے اس واسطے گویا یہ سب کچھ تیرے ہی واسطے ہے۔ اور باقی سب تیرے طفیلی۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم حضور سرور دوجہان سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان اور ہم پر یہ احسانات یقیناً ایسے ہیں۔ جو حضور کو دل کی آنکھوں کے سامنے لے آتے ہیں اور یہی حکمت ہے۔ السلام علیک ایھا النبی

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ امریکہ کے متعلق اطلاع

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ لندن سے اپنے خط مورخہ ۱۶/۵/۴۸ میں لکھتے ہیں کہ

برادرم غلام رسول صاحب کا اپریشن ۱۲/۵/۴۸ کو دس بجے شروع ہوا۔ اپریشن میں دو گھنٹے لگے۔ تین پسلیاں نکالی گئی ہیں اور آئندہ چند ہفتوں کے بعد چار اور نکالی جائیں گی۔ اپریشن کامیاب ہوا۔ اور ان کی حالت تسلی بخش ہے۔ ہر روز شام کو سینی ٹوریم میں ٹیلیفون کر کے ان کی حالت دریافت کی جاتی ہے۔ کل شام کو فون پر جو اطلاع آئی تھی۔ وہ یہ تھی کہ ان کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ گذشتہ شب نیند بھی پہلے کی نسبت زیادہ آئی۔ اور خوراک کھانا شروع کر دی ہے عام حالت ان کی اچھی ہے۔ بہر حال دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ بزرگان سلسلہ خاص کر صحابہ اور صحابیات کی خدمت میں دعا کے لئے عرض ہے۔ (وکیل التبشیر)

درخواست دعا: میرا نوجوان لڑکا عزیزی نور علی عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے عزیزی مذکور کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار حکیم یوسف علی مالک معرج حیات دوا خانہ فلیمنگ روڈ لاہور)

روزنامہ الفضل
۲۷ مئی ۱۹۴۸ء

مسٹر آئنگر کی مشکلات

کسی مسٹر بینرجی کا سٹیٹسمین میں ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"حفاظتی کونسل میں مسٹر آئنگر کے کام کے متعلق شائد یہ کہنا بھی درست ہے کہ آپ چوہدری ظفر اللہ کے برابر قابلیت نہیں رکھتے تھے۔ مگر آپ کو ایک ایسے مقصد کی پیروی کرنی پڑی جس کا کوئی سر پیر نہیں تھا۔ اور آپ کو ایک ایسے موکل کی وکالت کرنی پڑی جس کو خود اپنے دل کا حال معلوم نہیں تھا۔ ہند یونین کے دعوے کا خلاصہ یہ ہے کہ کشمیر ہند یونین کا حصہ ہے۔ حملہ آوروں نے اس پر ہلہ بول دیا ہے۔ پاکستان حملہ آوروں کی مدد کر رہا ہے۔ براہ مہربانی پاکستان کو ایسا کرنے سے روکئے۔

حفاظتی کونسل نے فیصلہ کیا کہ ہند کے اپنے اعتراف کے مطابق کشمیر ہند یونین کا ابھی ایسا حصہ نہیں بنا۔ جو منسوخ نہ ہو سکے۔ ہند نے خود یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ کامل الحاق سے پہلے استصواب رائے کیا جائے گا۔ استصواب رائے کا یہ مطلب ہے کہ کشمیر ہند یونین سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ لہذا آؤ پہلے استصواب رائے کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے بعد ہند کا دعوے ہی قائم نہ رہے۔ اس دلیل کا مسٹر آئنگر کیا جواب دے سکتے تھے؟ آپ نے بار بار ان کھوکھلے خود نما دعاوی اور بلند بانگ دھمکیوں کو دہرایا۔ جو ہند میں بڑے محکم دلائل سمجھے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ وہ کر ہی کیا سکتے تھے؟

ہند کو چاہیئے تھا کہ وہ مہاراجہ جموں وکشمیر کی الحاق کی پیشکش کو کامل طور پر اور بلا شرط منظور کر لیتا استصواب رائے اور طرز حکومت جو کشمیر میں اختیار کی جانی چاہیئے تھی۔ اس کو صرف ایک اندرونی معاملہ تصور کیا جاتا۔ یہ بڑی غلطی تھی۔ کہ ہم نے ان باتوں کو الحاق کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ جس کی اب ہمیں بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔"

مسٹر بینرجی کو اس سے غرض نہیں کہ کشمیر کا الحاق کسی سیاسی یا کسی عدل و انصاف کے اصول کے مطابق تھا یا نہیں۔ وہ صرف اس پر معترض ہیں۔ کہ ہند یونین نے جو اس معاملہ میں بے انصافی کا طریقہ اختیار کیا ہے وہ چالاکی اور ہوشیاری سے نہیں برتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہند سے کشمیر کا الحاق عدل و انصاف اور قانون کے اصولوں کے صریحاً اتنا خلاف تھا۔ کہ اسکو جائز بنانے کے لئے اسے ٹیڑھا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ ہند یونین کو اچھی طرح علم تھا کہ کشمیر کے ساتھ اس کا کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ کیا بلحاظ جغرافیائی پوزیشن کے اور کیا بلحاظ اکثریت کے۔ وہ تو ہیر پھیر سے اس خوشنما وادی کو غصب کرنا چاہتی ہے۔ اس نے ریاستوں کے معاملے میں خود ایسے اصول پیش کئے تھے کہ اگر وہ کشمیر کے معاملہ میں ان پر عمل کرتی۔ تو وہ کشمیر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتی۔

مسٹر بینرجی ناحق ہند یونین پر مصلحت نا اندیشی کا الزام لگا رہے ہیں۔ اس نے تو الحاق کے وقت یہ خیال کیا تھا۔ کہ وہ فوجی قوت میں بہر حال کشمیریوں۔ قبائلیوں اور پاکستان سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ اگر یہ تینوں بھی ملکر اس کا مقابلہ کریں گے۔ تو وہ چند دنوں میں کشمیر کو صاف کرا لینگے۔ اور بعد میں اسی طرح نمائشی استصواب رائے کر لیں گے۔ جس طرح کہ جونا گڑھ میں کیا گیا ہے۔ جب شیخ عبد اللہ اپنے ساتھ ہو گا اور مہاراجہ اور ہند کی سنگینیں ہماری مددگار ہونگی تو پھر اپنے حق میں استصواب رائے کرا لینا کونسی مشکل بات ہے؟ اس کو یقین تھا۔ کہ پاکستان اگر حملہ آوروں کی مدد بھی کرے گا۔ تو پھر بھی کیا ہو گا۔ پاکستان کا روپیہ اور سامان حرب تو ابھی ہمارے قبضہ میں ہے۔ اس میں لڑنے کی سکت ہی کہاں ہے۔ باقی رہے قبائل اور کشمیری تو ان کی کہاں جرأت ہے۔ کہ وہ ہندی مسلح فوجوں کے سامنے کھڑے رہ سکیں۔ اسی زعم میں اس نے چاہا۔ کہ جب یہ شکار اتنا آسان ہے۔ تو کیا ضرورت ہے کہ دنیا سے جبر اور بے اصولی کا الزام سنا جائے۔ کیوں نہ اس معاملہ کو ایسی صورت دی جائے کہ دنیا کے سامنے سرخروئی بھی حاصل رہے کہ ہند کتنا انصاف پسند ہے۔ وہ کشمیر میں بدامنی نہیں دیکھنا چاہتا۔ اور آتا نیاب ہے کہ امن ہو جانے کے بعد وہ الحاق کا فیصلہ استصواب رائے پر چھوڑتا اور مفت میں شکار بھی مار لیا جاتے۔

لیکن چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے معاملہ کشمیر نے ایسی صورت اختیار کی کہ ہند اس آسانی سے اپنی سوچی ہوئی پالیسی میں کامیاب نہ ہو سکا۔ جس آسانی سے اس نے شروع میں یقین کر لیا تھا۔ اس لئے گھبرا کر اس نے معاملہ یو۔ این۔ او میں دے دیا۔ وہ گھبراہٹ میں یہ اندازہ نہ کر سکا۔ کہ اس کا دعوے کتنا کمزور ہے۔ اور اس میں کتنے سوراخ ہیں جن کو بند کرنا مسٹر آئنگر کے بس کی بات نہیں۔

مسٹر بینرجی ہند کی جبریہ پالیسی کے خلاف نہیں بلکہ بزور اس کے حق میں ہیں۔ ان کو خوش ہونا چاہیئے کہ ہند اپنی غیر منصفانہ اور جبریہ پالیسی پر قائم ہے۔ رہی یہ بات کہ دنیا اس کی پوزیشن کو سمجھنے سے قاصر ہے تو اس کا غم نہیں کرنا چاہیئے۔ جب اصول ہی "جس کی لاٹھی اسی کی بھینس" ہو تو دنیا کی رائے کی پرواہ کرنا تو خواہ مخواہ اپنی کمزوری کو تسلیم کرنا ہے۔

جنوبی افریقہ اور یہودی ریاست

جنوبی افریقہ نے اسرائیلی ریاست کو تسلیم کر لیا ہے۔ برطانیہ کی دولت مشترکہ کی یہ پہلی نوآبادی ہے۔ جس نے برطانیہ کے علی الرغم یہ اقدام کیا ہے۔ رائٹر کے مطابق لنڈن میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کو پہلے اس بات کا کوئی علم نہیں تھا۔ تعلقات دولت مشترکہ اور خارجہ کے دفاتر میں اس خبر سے بڑی پریشانی ہوئی۔ اس بارے میں وہ صرف اتنا ہی کہہ سکے ہیں۔ کہ برطانیہ اور نوآبادیوں میں فلسطین کے معاملہ پر متواتر تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔

جنوبی افریقہ نے یہ اقدام برطانیہ کی مرضی سے کیا ہے یا اس کی مرضی کے خلاف بہر حال اس سے دوسری نوآبادیوں کے لئے راستہ کھل گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا اپنی نوآبادیوں پر وہ اثر نہیں رہا۔ جو کبھی پہلے ہوتا تھا۔ اس کی وجہ بظاہر یہی ہے کہ امریکہ کی دولتمندی اور ساہوکارانہ برتری نے خود دولت مشترکہ کے قلعہ میں انتشار پیدا کر دیا ہے۔ اور ان کی نظر میں ڈالر کی قدر برطانیہ کی مادرانہ شفقت سے زیادہ ہے۔ اگر ایک آدھ دوسری نوآبادی نے بھی جنوبی افریقہ کی تقلید کی۔ تو ممکن ہے برطانیہ خود بھی اس طرف ڈھل جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کو سمجھنا آسان نہیں۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر ڈٹا رہے۔ اور امریکہ جو اس پر دباؤ ڈال رہا ہے اس کے سامنے نہ جھکے۔

غیر مسلموں کے کارخانے

یہ شکایات پہونچی ہیں کہ غیر مسلموں نے جو کارخانے مغربی پنجاب میں چھوڑے ہیں۔ وہ جنہیں لوگوں کے نام الاٹ ہوئے ہیں۔ اکثر ان میں سے ایسے ہیں۔ جنہوں نے کارخانے ابھی تک چالو نہیں کئے۔ یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ بعض نے تو کارخانے اپنے نام اس لئے الاٹ کروائے تھے۔ کہ جو خام مال ان میں موجود ہے۔ اس پر قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ مال انہوں نے اونے پونے فروخت بھی کر دیا ہے۔ یہ شکایات بے بنیاد نہیں ہیں۔ اکثر ہوشیار اور چالاک مہاجر نہ صرف کارخانوں بلکہ مکانوں دکانوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتے رہے ہیں۔

اس کے باوجود کارخانوں کے اب تک چالو نہ ہونے کی کئی ایک اور بھی وجوہات ہیں۔ ان میں سے ایک عام یہ ہے کہ جو غیر مسلم کارخانے چھوڑ کر گئے ہیں۔ وہ مشینوں وغیرہ کے قیمتی پرزے یا تو نکال کر ساتھ لے گئے ہیں۔ اور یا توڑ پھوڑ کر پھینک گئے ہیں۔ جن کارخانوں کو فسادات میں نذر آتش ہو جانے یا ملبے کے نیچے دب جانے کی وجہ سے تقریباً تمام کی تمام مشینری بے کار ہو چکی ہے۔ ایسے کارخانوں کا جلدی سے چالو ہو جانا ممکن نہیں اس لئے جہاں مندرجہ بالا شکایات میں صداقت بھی ہے۔ وہاں کارخانوں کا چالو نہ ہونا ان اسباب کی وجہ سے بھی ہے جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

روزنامہ "غازی"

روزنامہ غازی سے ...

کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ بظاہر وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ چونکہ "غازی" اپنے آپ کو "سیاست" کا کامل جانشین ظاہر کرتا ہے۔ اور "سیاست" سے اس وقت کی حکومت نے دس ہزار کی ضمانت طلب کی تھی۔ جو اس نے اب تک داخل نہیں کی۔ اب "غازی" وہ ضمانت داخل کرے۔ یہ ضمانت طلب کرنے کی وجہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو اصل وجہ "غازی" کو تنگ کرنے کی ہے۔ وہ کوئی ایسی معقول اور وزنی نہیں۔ ورنہ اس سے کیوں نہ کام لیا جاتا۔ اگر غازی کے مضامین پر حکومت کو اعتراض ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ ان مضامین کی بناء پر اس کے برخلاف قانون کے مطابق کارروائی کرے۔ حکومت نے یہ قدم اٹھا کر غازی کے قابل مؤاخذہ جرم کی اگر کوئی ہے خود ہی نفی کر دی ہے۔ اور اس کو پریس اور عوام کی ہمدردی کا جائز حقدار ثابت کر دیا ہے۔ ہمیں بھی غازی کی اس مصیبت میں اس کے ساتھ ہمدردی ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے نظیر محبت

(۲)

(از مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی زندگی کا ایک نہایت نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے شدید محبت تھی۔ آپ کا یہ جذبہ صرف بڑوں کے ساتھ ہی وابستہ نہ تھا۔ بلکہ خاندان کے خورد و کلاں سبھی اس میں شامل تھے۔ آپ ہر ایک کا احترام کرتے۔ تفسیر القرآن انگریزی کا دفتر دارالانوار میں تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دار الحمد کے ایک حصہ میں یہ واقع تھا۔ بسا اوقات حضرت اقدس کے خاندان کے بچے دفتر میں آ جاتے۔ جب بھی خاندان کا کوئی بچہ دفتر میں آتا۔ حضرت مولوی صاحب اپنے جذبہ محبت کی وجہ سے کھڑے ہو جاتے۔ اس سے مصافحہ کرتے۔ اور دعا کے لئے کہتے۔ بعض اوقات یہ عمل دن میں کئی بار ہوتا۔ لیکن مولوی صاحب اپنے معمول میں فرق نہ آنے دیتے۔ اور آپ کی اقتداء میں ہمیں بھی اس کار ثواب میں شرکت کا موقعہ مل جاتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات مبارک سے تو آپ کو والہانہ عشق تھا۔ حضرت اقدس جب قادیان سے باہر تشریف لیجاتے تو اکثر مولوی صاحب کو ہی مقامی امیر مقرر فرماتے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے کوئی ارشاد موصول ہوتا۔ مولوی صاحب تمام کاموں کو ترک کر کے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے اور جب تک اس کی تعمیل نہ ہو جاتی۔ آپ کو چین نہ آتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا معمول ہے۔ کہ رمضان المبارک کے ایام میں آپ صدقہ و خیرات بہت کرتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں اگر آپ قادیان سے باہر تشریف فرما ہوتے۔ تو حضرت مولوی صاحب کو ایک خاصی رقم غرباء کی امداد کے لئے ارسال فرماتے چونکہ خاکسار حضرت مولوی صاحب کیساتھ ہی کام کرتا تھا۔ اور قادیان میں لوکل انجمن کے جنرل سیکرٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا۔ اسلئے حضرت مولوی صاحب یہ رقم میرے سپرد کر دیتے اور ساتھ ہی یہ تاکید ہوتی کہ جلد سے جلد جنرل پریذیڈنٹ صاحب اور دیگر محلہ جات کے صدر صاحبان کے مشورہ سے اس رقم کو غرباء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کام کی آپ خود بھی نگرانی فرماتے۔ یہ کام تین چار یوم میں ختم ہو جاتا۔ لیکن آپ اس کی رپورٹ روزانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجواتے۔

جن ایام میں حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کی علالت زیادہ شدت اختیار کر گئی۔ اور آپکو علاج کے لئے لاہور لایا گیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو بھی ان دنوں لاہور ہی میں قیام کرنا پڑا۔ قادیان میں حضرت مولوی صاحب امیر تھے۔ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کی حالت کے متعلق لاہور سے روزانہ بذریعہ فون وغیرہ اطلاع پہنچتی تھی۔ مولویصاحب ان ایام میں نہایت فکرمند رہتے تھے آپ خود بھی حضرت اُمّ طاہر صاحبہ کی صحت کیلئے دعا فرماتے اور لوگوں کو فرداً فرداً بھی اس کی تاکید کرتے رہتے اور جس وقت بھی لاہور سے اس قسم کی کوئی خبر آتی جس میں بیماری کی شدت کا ذکر ہوتا تو ایسے موقعہ پر دن ہو یا رات آپ اسی وقت اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو مساجد میں دُعا کیلئے اکٹھا کرواتے۔ بعض اوقات ایسی اطلاع اگر رات کو ایک یا دو بجے آئی ہے۔ تو مولوی صاحب نے اسوقت اس امر کا اہتمام کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اور جماعت کے دوسرے احباب مسجد مبارک میں اکٹھے ہو کر دُعا کریں۔ آپ خود بھی اسی وقت مسجد میں تشریف لے آتے اور پھر بقیہ شب وہیں ذکر الٰہی میں گذارتے۔ فجر کی نماز ادا کر کے واپس مکان پر تشریف لے جاتے۔

۱۹۴۵ء کی گرمیوں کا ذکر ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ان دنوں ڈلہوزی میں مقیم تھے حضور سے اجازت حاصل کر کے تفسیر القرآن کا دفتر بھی دو ماہ کے لئے ڈلہوزی میں قائم کر دیا گیا حضرت مولوی صاحب کی طبیعت ان دنوں بہت خراب تھی۔ اور خیال تھا کہ آب و ہوا کی اس تبدیلی سے آپ کی صحت پر اچھا اثر ہوگا لیکن خلاف توقع ڈلہوزی میں آپ کی طبیعت اور بھی زیادہ خراب ہو گئی۔ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور خاکسار آپ کے ہمراہ تھے ددر مہر ز ہوٹل کے سامنے ایک مکان میں فروکش تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت بھی ان ایام میں بہت خراب تھی۔ لیکن جب حضور کو مولوی صاحب کی علالت کی اطلاع ہوئی

۲۳ ر

صوص

ہوئی۔ تو باوجود خود بیمار ہونے کے حضور مولویصاحب کی عیادت کے لئے ڈانڈی پر تشریف لائے۔ حضرت مولوی صاحب کی اسوقت عجیب کیفیت تھی۔ آپ اس وجہ سے حد درجہ مضطرب اور پریشان تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی بیماری کے دوران میں یہ تکلیف اُٹھائی کہ آپکو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو علاج کیلئے بعض ہدایات دیکر اپنی قیامگاہ پر تشریف لیگئے لیکن مولویصاحب حضور کے چلے جانے کے بعد بہت دیر تک یہ فرماتے رہے کہ حضور کو آپ کی وجہ سے بہت تکلیف ہوئی۔ دراصل حضرت مولوی صاحب کی یہ خصوصیت تھی۔ کہ آپ کسی کے چھوٹے سے احسان کی بھی بہت قدر کرتے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تو یہ ایک بے پایاں نوازش تھی کہ حضور اپنی علالت کے باوجود مولوی صاحب کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ مجھے یاد ہے کہ علالت کے ان ایام میں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب صبح و شام مولویصاحب کے علاج کیلئے تشریف لاتے اور جب بھی آپ دیکھکر واپس جاتے تو مولویصاحب ان کیلئے بہت دعا کرتے اور مجھے فرماتے ڈاکٹر صاحب کو میری وجہ سے بہت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے آپ انکی سہولت اور آرام کا ہر طرح خیال رکھیں۔

مکرم پیر اکبر علی صاحب انتقال فرما گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ مکرم پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ آف فیروزپور مورخہ ۲۵ مئی کو رات کے بارہ بجے راولپنڈی میں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم پیر صاحب مرحوم سلسلے کے نہایت ممتاز مخلص اور جانثار خادم تھے۔ آپ فیروزپور کے مشہور اور کامیاب وکیل ایک بڑے زمیندار اور وسیع اثر و رسوخ رکھنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ کئی سال تک آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر بھی رہے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے رہے۔ بالخصوص مجلس شوریٰ کے موقعہ پر آپ سالہا سال تک جس دلچسپی اور انہماک سے سلسلہ کے انتظامی معاملات میں حصہ لیتے رہے۔ وہ ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا

پیر صاحب مرحوم کو گذشتہ فسادات کے موقع پر فیروزپور چھوڑنا پڑا۔ کچھ عرصہ ہوا آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ گو طبیعت سنبھل گئی تھی۔ لیکن بعد میں دوبارہ حملہ ہو گیا۔ جس سے افسوس کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔ ہمیں اس صدمہ میں محترم پیر صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں عمل کے میدان میں بھی امتیازی شان پیدا کرنی چاہیئے

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء)

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کو ستر برس کے قریب ہو گئے ہیں۔ اور اگر حضرت مسیح موعود کی ان مساعی کو لیا جاوے جو کہ آپ نے عمومی طور پر دشمنان اسلام کے خلاف عمل میں لائیں۔ تو ان کو اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضور جوانی کی ہی عمر میں خدمت اسلام میں مصروف ہو گئے۔ اور اپنی ہمت کے ماتحت دشمن کے ہر حملہ کا منہ توڑ جواب دیا۔ اسلام کی اس وقت کیا حالت تھی۔ اس کا صحیح اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے۔ اور بہت ایسے بھی تھے۔ جو کہ آریہ ہو گئے تھے۔ اسلام جیسے زندہ مذہب کو چھوڑ کر ان مردہ مذاہب کی طرف جھکنا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس وقت کے زمانہ کے لئے اس مذہب میں کوئی زندگی کے آثار ہی نہ تھے عیسائی اور آریہ ہے بندوں اسلام پر اعتراض کرتے اور مسلمان علماء ان کا منہ تکتے رہ جاتے۔ اور کسی کو بھی انکے اعتراضات کا جواب دینے کی ہمت نہ پڑتی۔ اور پھر نہ صرف یہ بلکہ علماء اور عمائد اسلام کا وہ حصہ جو کہ اپنے آپ کو اسلام کے ستون قرار دیتا تھا۔ وہ بھی مغربیت کے اعتراضات اور اس کے اثرات سے متاثر ہو کر بجائے اس کے کہ میدان جنگ میں آتا ہمت ہار کر۔ قرآن کریم میں اور اسلام کی تعلیم میں غلطیاں تسلیم کرنے لگا۔ تو جہاں اس زمانہ کے علماء نے ہی ہتھیار ڈال دئے تھے۔ اور ذلت کی شرائط پر صلح کے لئے راضی ہو گئے تھے۔ وہاں عوام کا کیا حال ہو گا۔ اس وقت جبکہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ ایک شخص جس کی تعلیم معمولی تھی۔ اور خاندانی طور پر اور دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے کوئی قابل ذکر شخص نہ تھا۔ اٹھتا ہے اور اسلام پر جو حملے ہو رہے تھے۔ ان کا ایسا منہ توڑ جواب دیتا ہے۔ کہ کیا عیسائی اور کیا آریہ جنہوں نے مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ میدان جنگ سے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور وہ سیلاب جو مسلمانوں کو اپنے ساتھ بہائے لئے جا رہا تھا۔ اور جس سے وہ مجبور ہو رہے تھے۔ کہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر ایسے مذاہب میں جا ملیں جو نہ صرف اسلام کے کھلے کھلے دشمن تھے۔ بلکہ روحانیت کے لحاظ سے بھی مردہ تھے۔ مگر آن کی آن میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نہ صرف اس طوفان کی رَو کو روک دیا جاتا ہے بلکہ یہ رو الٹی بہنے لگ جاتی۔ اور جہاں پہلے مسلمانوں میں سے لوگ اپنا مذہب بدل بدل کر دوسرے مذاہب میں شامل ہو رہے تھے۔ ان لوگوں میں سے لوٹ لوٹ کر لوگ اسلام میں آنے شروع ہو گئے۔ حضور کی تمام زندگی مختلف مناظرات اور متعدد تصنیفوں میں گزری اور آپ نے خدمت اسلام سے نہ صرف اپنوں کو بلکہ بیگانوں پر بھی ثابت کر دیا۔ کہ اس میدان میں برابر تو کیا۔ اس کی عشر عشیر خدمت بھی کسی اور فرد نے نہ کی۔ اور آپ کی تصانیف ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کے پاس عیسائیت اور آریہ مذہب کے خلاف ایک ایسا ہتھیار بن گئیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں دشمن کو سوائے فرار کے اور کوئی صورت ہی نہ تھی۔ اس سے پہلے جہاں مسلمان چھپ چھپ کر پھرتے وہ للکار للکار کر عیسائیوں اور آریوں کو بلانے لگے۔ اور باوجود احمدیت کی سخت مخالفت کے۔ جب بھی ان لوگوں سے مقابلہ ہوتا۔ وہ احمدیوں کو اپنی سٹیج پر بلا کر مقابلہ کرواتے۔ اور یہ اس بات کا اعتراف تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جو مواد عیسائیت اور آریوں کے خلاف جمع کیا تھا۔ اس کا ان کے پاس کچھ جواب نہ تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام میں جو غلط عقائد پیدا ہو گئے تھے۔ ان کو دُور کیا۔ اور وہ منوّر چہرہ جس پر صدیوں سے گرد و غبار جم جانے کے باعث وہ اپنی روشنی اور چمک کھو چکا تھا۔ اس کو پھر روشن کیا۔ وہ عقیدہ جو کہ عیسائیت کی سب سے زیادہ تقویت کا موجب تھا یعنی حیات مسیح۔ اس کے بارے میں نہ صرف قرآن بلکہ احادیث اور بزرگان سلف کے اقوال سے ثابت کیا کہ وہ مشرکانہ عقیدہ بالکل غلط ہے اور جب تک مسلمان حضرت عیسیٰ کو زندہ مانتے جاوینگے۔ اس وقت تک مسیحیت پر موت نہیں آسکتی۔ اور نہ ہی اسلام زندہ ہو سکتا ہے . . . .

. . . . اسی طرح اجرائے نبوت

کلام الٰہی۔ ناسخ منسوخ ملائکہ اور سینکڑوں چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو غلط عقائد مسلمانوں میں پھیل چکے تھے۔ ان کی بیخکنی کی وہ علماء جو آمین بالجہر اور حلال حرام کے چھوٹے مسائل پر اپنی عمریں بحثوں میں گزار دیتے تھے۔ اور اپنے مخالفوں پر کفر کے فتوے لگانے سے باز نہ آتے۔ آپ ان کی مخالفت کا خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود نے کایا ہی پلٹ دی۔ پھر کیا تھا ایک ایسا طوفان مخالفت برپا ہوا۔ کہ تمام اسلامی دنیا میں ایک آگ لگ گئی۔ وہ علماء جن کو سینکڑوں برس سے عقل سے کام نہ لینے کی وجہ سے اس سے واسطہ ہی نہ تھا۔ وہ گالیوں پر اُتر آئے۔ اور حضرت مسیح موعود کے خلاف بُرے سے بُرے الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ ہر قسم کی تکلیف دینے کی سازشیں کی گئیں۔ اور جو تھوڑے بہت آپ کے ماننے والے تھے۔ ان کے ساتھ برے سے برا سلوک روا رکھا گیا۔ مگر اس مخالفت اور بدتمیزی کی تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی خبر دی تھی۔ اور ساتھ یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لوگ اپنی ہر کوشش میں ناکام رہینگے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے یہانتک کہا تھا کہ وہ لوگ جو مجھے ذلیل کرنے کے درپے ہونگے خدا ان کو ذلیل کریگا۔ القصہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف دلائل سے بلکہ کھلے نشانوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو کامیابی اور فتح دے۔ کہیں خدا تعالےٰ کی مدد طاعون کی صورت میں آئی۔ اور کہیں اس نے زلازل کی شکل اختیار کی۔ کہیں قحط اور کہیں طوفان اور عالمگیر جنگیں۔ بہت سے دشمن ایسے تھے۔ جن کو کہ اللہ تعالےٰ نے ایک خاص قسم کی موت دی۔ جس کا کہ علم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلے سے دیا گیا تھا جہاں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ان کو کاٹ کاٹ کر پھینک رہا تھا۔ وہاں اسکی مدد اور نصرت ہر جگہ نمایاں طور پر نہ صرف حضور کے شامل حال تھی بلکہ آپ کے ادنےٰ خدام بھی اس سے حصہ پاتے تھے۔ وہ لوگ جو سینکڑوں برسوں سے مُردہ چلے آتے تھے۔ اسکو حضور کی قوّت قدسیہ کے چند ایک چھینٹوں نے ایسا زندہ کیا۔ کہ وہ پھر نہ صرف آپ زندہ ہوئے بلکہ دوسروں کو بھی زندہ کرنے لگے۔ قادیان جو ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ وہاں ہزاروں آدمی آباد ہو گئے۔ اور ہر سال ہزاروں ہزار زیارت کے لئے آتے۔ یہ مخالفت نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ تک محدود رہی بلکہ آپ کے خلفاء کے زمانہ میں بھی اسی آگ کے شعلے اُٹھتے رہے اور گاہے گاہے یہ اپنا زور دکھاتی رہی۔ چنانچہ آج سے دس برس پہلے جو احرار نے اس مخالفت میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا وہ کس سے چھپا ہوا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کوئی بدل سکتا ہے؟ اور جس جماعت کو وہ ترقی دینا چاہے یا اُٹھانا چاہے اُسے کون گرا سکتا ہے۔ یہ درخت بڑھتا گیا۔ اور آخر اتنا مضبوط اور تناور ہو گیا کہ مخالفوں میں بھی مایوسی کے آثار پیدا ہو گئے۔ آج ان کے دل میں یہ خیال تو آسکتا ہے کہ وہ ہمارے لئے زمین تنگ کر دیں۔ مگر یہ خیال اُس کو بھی نہیں آتا۔ کہ وہ ہمیں مٹا بھی سکتے ہیں۔ وہ علماء جو حضرت مسیح موعودؑ کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے آج خود مٹے ہوئے ہیں۔ اور وہ گدی نشین جو کہ حضور کی ہلاکت کی خبریں دیتے تھے۔ خود ہی ہلاک ہو گئے۔ اور بعض ایسے بھی تھے جن کو اللہ تعالےٰ نے اس وقت تک زندگی دی کہ وہ اس سلسلہ کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں انہوں نے اپنے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے گرتے دیکھا اور ایسے ذلیل ہوتے دیکھا کہ اس سے بڑھ کر ذلت کسی کو آ نہ سکتی تھی۔ مگر پھر خدا نے اس حسرت اور مایوسی کی ان کو موت دی۔ جو ہر ایک کے لئے قابلِ عبرت ہے۔ آج حضرت مرزا صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھنے والے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہیں۔ مگر سب سے بڑی موت جو آپ کے مخالفین پر آئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ وہ مسائل جن کے . . . . . . خلاف آواز اُٹھانے والے کے خلاف ہند کے ہی علماء نہیں۔ بلکہ اسلامی دنیا کے علماء میں بھی ایک ہیجان پیدا ہو جاتا تھا اور تکفیر تک نوبت آجاتی تھی۔ وہی مسائل جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہر ایک مولوی کو کھڑا کر دیا تھا۔ آج مسلمان اُن کو ہی تسلیم کر رہے ہیں۔ وفات مسیح کو ہی لے لو۔ ایک بیشتر حصہ مسلمانوں کا اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتا ہے۔ اور اگر کسی کو اس بارے میں تردّد ہے بھی تو وہ بھی اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے اور یہ کہکر ٹال دیتے ہیں۔ کہ مسیح زندہ رہے یا مرے اس سے فرق کیا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہر وہ مسئلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس تکفیر کا موجب ہوا تھا۔ آج مسلمان اسی نظریہ پر

آگئے ہیں۔ جو کہ حضور نے پیش کیا تھا۔ صرف فرق یہ رہ گیا ہے۔ کہ وہ اس جماعت میں شامل نہیں ہو گئے۔ کیونکہ اس میں شامل ہونے سے بہت سی پابندیاں عاید ہوتی ہیں ایک نظام میں منسلک ہونا پڑتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے خیالی طور پر تو احمدیت میں شامل ہیں۔ مگر عملی طور پر شامل نہیں مگر جہاں احمدیت کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ وہاں اس کی وجہ سے بہت دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ایک احمدی پر یا ایک شخص پر جس نے اس سارے دور کا مطالعہ کیا ہے اس کے لئے تو عیاں ہے کہ یہ تبدیلی حضور کی مساعی سے پیدا ہوئی۔ مگر اب مسلمان عمومی طور پر یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ گویا یہ باتیں ان میں پہلے ہی سے موجود تھیں۔ اور چونکہ یہی چیزیں تھیں۔ جس کے لئے احمدیت اور دوسرے مسلمانوں میں فرق تھا۔ اور یہی باعثِ جذب اور کشش تھیں مگر انہیں کو اُنہوں نے اپنا کر ہم سے وہ کشش کا ذریعہ لے لیا۔ جس سے کہ ہم عام مسلمانوں کو بلا سکتے تھے۔ بیشک یہ احمدیت کے غلبہ کا ایک بڑا نشان ہے۔ اور یہ ایسی تبدیلی ہے کہ سوائے انبیاء کے اُسے کوئی پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے ساتھ ہمارے لئے مشکلات بھی پیدا ہو گئی ہیں جہاں ہم احمدیت کی وہ خصوصی باتیں کرتے ہیں۔ جن کے لئے زندگی اور موت کی جنگ پچھلے پچاس برس جاری رہی۔ وہ کہتے ہیں۔ نہیں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں۔ جو کہ احمدیت کے وہ سب خیالات اپنی طرف سے پیش کر رہے ہیں۔ ایک حصہ مسلمانوں کو اپنے پیچھے چلا رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ یہ سب کچھ احمدیت کے لئے پیش کیا تھا۔ اور اس کے لئے احمدیت کو وہ وہ قربانیاں پیش کرنی پڑیں جو کہ دوسری الٰہی جماعتوں کو اپنے اپنے زمانہ میں پیش کرنی پڑی تھیں۔ باقی یہ تو سب لوگ ہی جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے کوئی نئی تعلیم پیش نہ کی۔ قرآن وہی ہے حدیث وہی اور سنت وہی ہے صرف اسلام کا روشن چہرہ جو علماء کی تفسیروں سے اور غلط عقاید کی وجہ سے غبار آلودہ ہو گیا تھا۔ اُسے صاف کر کے پیش کیا۔ کل تک جن باتوں کی وجہ احمدیوں پر تکفیر کے فتوے لگائے گئے تھے۔ آج جبکہ مسلمانوں کے دل قائل ہو چکے ہیں۔ ان کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے پیش کیا جا رہا ہے اسلئے ایک مسلمان جو احمدیت کی طرف مائل بھی ہوتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے۔

کہ جو چیز احمدیت پیش کر رہی ہے۔ اُسے دوسرے لوگ بھی پیش کر رہے ہیں۔ تو اس کے لئے اس بارہ میں فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کیا کرے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت صرف وہ تعلیم ہی پیش نہیں کر رہی بلکہ اس کے ساتھ عمل اور روح بھی پیش کرتی ہے جو کہ ہر زندہ مذہب کے لئے ان نئے حالات میں تبلیغ سے بھی زیادہ ضروری ہمارے لئے قابلِ عمل ہو گئی ہے کیونکہ جو چیز ہم منانا چاہتے ہیں۔ اُسے تو ہماری پچاس سالہ مساعی نے مسلمانوں سے پہلے ہی منوا لیا ہے اب اگر زیادہ ضروری ہے تو یہی ہے کہ ہمارا عمل اس پر پورا ہو۔ ہم چلتے پھرتے احمدیت یا بالفاظ دیگر اسلام کی تصویر ہوں۔ اور جب ہم یہ چیز پیش کریں گے۔ تو پھر ہم ان لوگوں سے سبقت لے جاویں گے۔ جو کہ خالی تعلیم ہی پیش کرتے ہیں۔ گو وہ تعلیم بھی ہم سے ہی انہوں نے لی ہے۔ مگر اس سے وہ عوام
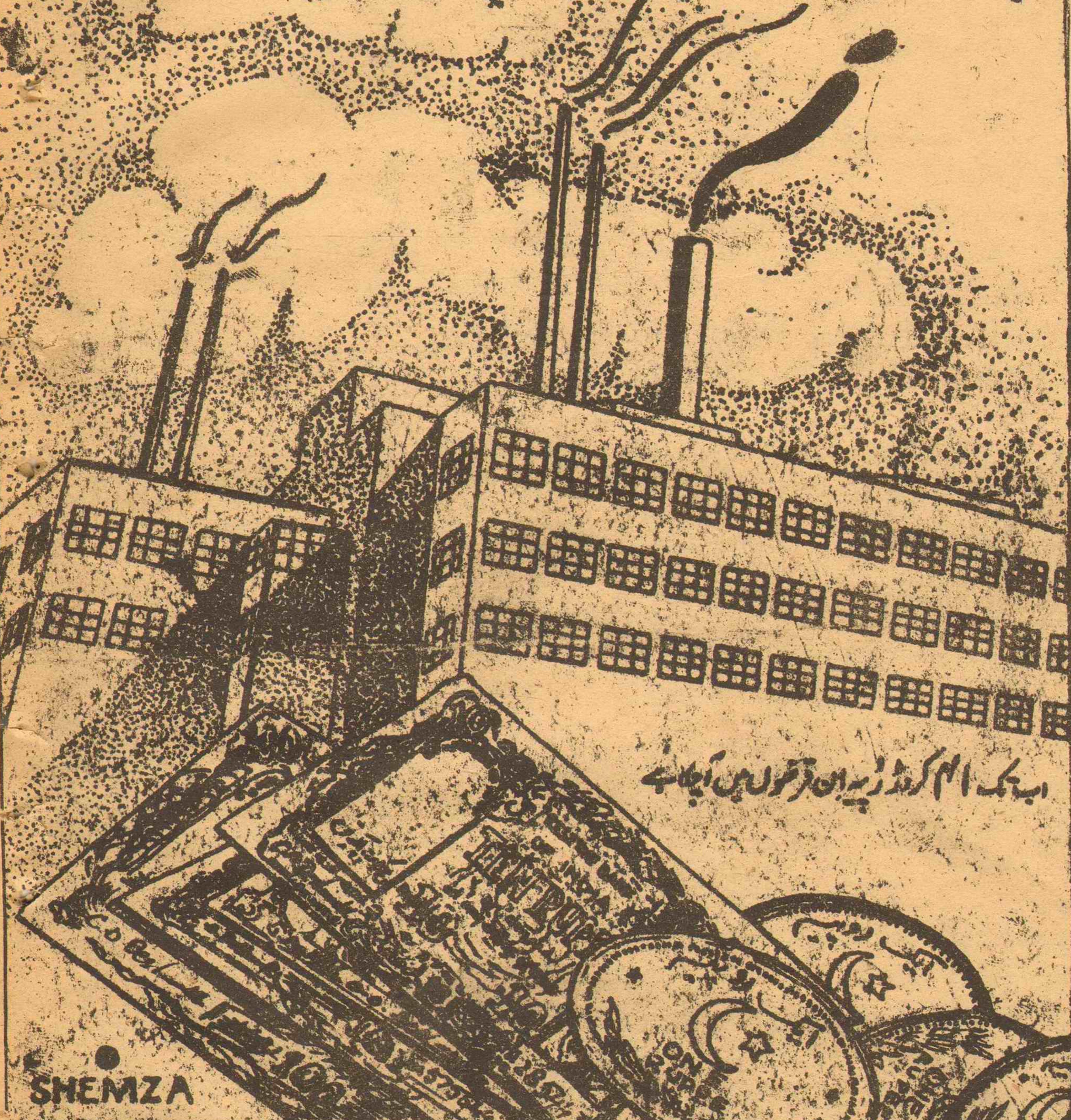
حقیقت و فضائل :- بقیہ صفحہ ۲

کہنے کی مستہد ہیں ۔

میرا خیال ہے ۔ کہ احباب مذکورہ بالا بیان سے درود شریف کی حقیقت تو معلوم کر چکے ہوں گے اور اس کے فضائل بھی سمجھ میں آ گئے ہوں گے اور اس کے فوائد تو اظہر من الشمس ہی ہیں مگر یہ سوال باقی رہ جاتا ہے ۔ کہ جو درود ہمیں پڑھنے کا حکم ہے ۔ اور جس کو شروع میں لکھا جا چکا ہے یہ کیوں پڑھنے کا حکم ہے ۔ یعنی محمد ۔ و علیٰ آلِ محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ ابراھیم اور انک حمید مجید ۔ ان الفاظ کا فائدہ ؟ سو یاد رہے کہ محمدؐ چاہتا ہے کسی احمد کو ۔ گویا اس میں پیشگوئی ہے ۔ کہ کوئی احمد آئے گا جو اس قدر تعریف کرے گا ۔ کہ اس کو محمودؐ بنا دے گا ۔

اور اس جلالی شان کا ظہور ہوا ہے ۔ اس وقت جالی کا ہوگا ۔ نیز کفار چونکہ محمدؐ صلعم کو ہی ابتر کہتے تھے نہ کہ نبی اور رسول کو اس واسطے محمدؐ ہی رکھا گیا تاکہ یہی زندہ رہے ۔ اور دیکھو یہ بھی قابل ذکر امر ہے ۔ کہ محمدؐ ہی کو تو نبوت اور رسالت ملی اصل تو یہی ہے

و علیٰ آلِ محمد سے یہ اظہار ہے ۔ کہ حضور پر جو نعمتیں اور فضل ہیں ۔ اور ہوں گی وہ بحیثیت مطاع ہوں گی ۔ اب جو بھی اپنے آپ کو مطیع بنائے گا ۔ وہ اطاعت کے مطابق حصہ پائے گا ۔ اور انعاموں کا مستحق ہوگا ۔ (باقی)

ضلع شیخوپورہ کا دورہ

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے ۔ جماعتوں کی تنظیم و تربیت کے علاوہ وہ بالخصوص تحریک وقف پندرہ روزہ برائے تبلیغ کی اہمیت احباب پر واضح کر کے ان سے وعدے لیں گے اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جماعتوں کے لئے کام کرنے کا پروگرام بنائیں گے ۔ امید ہے جماعتیں ان سے پورا پورا تعاون کریں گی ۔ ہر جماعت کو مولوی صاحب اپنے آنے کی اطلاع بذریعہ ڈاک کر دیا کریں گے ۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواست دعا طلبہ خاصہ ثانیہ کا سالانہ امتحان زیر انتظام مجلس تعلیم ۵ جون ۱۹۴۸ء کو شروع ہو رہا ہے صحابہ کرام سے خصوصاً و دیگر احباب جماعت سے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے ۔ (طلبہ درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

دعائے مغفرت

چوہدری حاجی محمد عبد اللہ خان راجپوت موضع شکار تحصیل بٹالہ حال چک ۷۹ R.B گھسیٹ پور مورخہ ۱۶ اکتوبر ۴۸ء کو بوجہ اچانک چند گھنٹے کی علالت کے بعد ۹۵ سال عمر پا کر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی اصحاب میں سے تھے ۔ حج بیت اللہ کے علاوہ آپ موصی بھی تھے حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر چکے تھے حضور خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک جب مرحوم کے کانوں میں پہنچی ۔ کہ بوڑھے اشخاص بھی حفاظت مرکز کے لئے طلب کئے گئے ہیں ۔ تو فوراً اپنا نام پیش کر دیا ۔ اور روزانہ بیقراری کے ساتھ اجازت نامہ کے منتظر رہے ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ بلکہ تہجد اور چندوں کے پابند تھے ۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

طالبان دعا ۔ محمد شریف محمد صدیق پسران مرحوم چک نمبر ۶۹ R.B تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور ۔

درخواست ہائے دعا

میرے بھانجے عبد السلام کا امتحان کیمبرج میں اس ماہ کے اخیر میں ہونے والا ہے ۔ اور میرے بیٹے لطف المنان اور بھتیجے عبد الرحمن نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ۔ احباب کرام ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار فضل الرحمن حکیم عفی عنہ سابق مبلغ افریقہ مغربی

(۲) احمدی طلباء انجینئرنگ سکول کا امتحان ماہ جون میں ہو رہا ہے ۔ اس لئے سب صحابہ اور درویش صاحبان کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ ملک نور دین احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ

(بقیہ صفحہ ۴)

کو دھوکہ تو دے سکتے ہیں ۔ جب اس تعلیم کے ساتھ ہمارا عمل بھی ہو جائے ۔ تو یہ ایسی چیز ہوگی ۔ جس کے پیش کرنے سے وہ قاصر ہیں ۔ اور رہیں گے ۔ اور اب احمدیت کو اگر قبول کریں گے تو ہمارے عمل ۔ ہمارے اخلاق ہمارے تقویٰ کی بنا پر کریں گے ۔ اس لئے ہماری تبلیغ یہی ہے کہ ہم سب چلتی پھرتی احمدیت ہوں ۔ اگر ایک احمدی حقیقی احمدی نہیں ۔ تو خواہ سارا دن لیکچر دیتا پھرے ۔ اس کا اثر نہ ہوگا ۔ مگر ایک سچا احمدی جس کا ہر فعل احمدیت پر مبنی ہے خواہ منہ سے کچھ نہ کہے ۔ وہ اپنی خاموشی میں بھی احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہوگا ۔ مثل مشہور ہے جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے ۔ اور ہمارا جادو ہمارا عمل ہوگا ۔

سیکرٹریان تحریک جدید آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے

تحریک جدید کے اخراجات جو خالصتاً غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے وقف ہیں ۔ اس کی آمد سے بہت زیادہ بڑھ رہے ہیں ۔ اگر اس کمی کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی ۔ تو بیرونی مشنوں کو سخت نقصان کا اندیشہ ہے ۔ چودہ سال کی مسلسل کوشش کے بعد اب جب کہ نتائج کا وقت ہماری آنکھیں پہلے سے زیادہ توجہ کے ساتھ اپنے مشنوں کی طرف مرکوز ہو جانی چاہئیں ۔ اور ہمارے راستے میں خواہ کس قدر مشکلات حائل ہوں ہمیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے ۔

تحریک جدید کی آمد کو بڑھانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کا اجراء فرمایا ہے ۔ تبلیغ کے کام کو احسن طور پر جاری رکھنے کے لئے اس دفتر کے وعدوں کا پانچ لاکھ تک پہنچنا نہایت ضروری ہے ۔ اور اس غرض کے لئے سیکرٹریان تحریک جدید کی طرف سے غیر معمولی جدوجہد اور کوشش کی ضرورت ہے ۔ اگر ہر جماعت یہ تہیہ کر لے کہ وہ اپنے تمام کمانے والے افراد کو تحریک جدید میں شامل کر کے چھوڑے گی ۔ تو دفتر دوم کا پانچ لاکھ تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں اور یہ کام خود تحریک جدید اور ان جماعت کے لئے ایک بہت بڑا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ بن سکتا ہے ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ "اگر وہ (سیکرٹریان تحریک جدید) سمجھیں کہ سلسلہ کی ساری ذمہ داری ہم پر ہے ۔ اور محنت سے کام کریں ۔ تو یقیناً یہی کام ان کے لئے بڑا مجاہدہ بن سکتا ہے ۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں"

امید ہے سیکرٹریان تحریک جدید حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق دفتر دوم کی کامیابی کے لئے انتہائی محنت اور جدوجہد سے کام لیں گے ۔ اور جلد از جلد نئے وعدے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے ۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۔ ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں باقاعدہ جاری ہو چکا ہے ۔ اور اب موسمی تعطیلات کے بعد یکم جون کو کھل رہا ہے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر لبیک کہتے ہوئے احباب کو نہ صرف اپنے بچوں کو بلکہ دوسرے بچوں کو بھی اس سکول میں بھجوانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ خدا کے فضل سے عام دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی جاتی ہے ۔ بورڈنگ جاری ہے ۔ خورد و نوش کا خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ۔ گھی ۔ دودھ ۔ دہی خالص مل جاتا ہے ۔ خرچ خوراک تقریباً بارہ روپے ہے ۔ حجام ۔ دھوبی سٹیشنری فیس سکول اور دیگر معمولی متفرق خرچ ڈال کر تقریباً پرائمری کے لئے پندرہ روپے اور حصہ مڈل کے لئے پچیس روپے کافی ہیں ۔

جو بچے سکول سے رخصتوں پر گئے ہوئے ہیں ۔ ان کو بھی چاہیئے ۔ کہ وہ ۲۷ ۔ ۲۸ مئی تک یہاں پہنچ جائیں ۔ کیونکہ یکم جون کو انشاء اللہ تعالیٰ پڑھائی باقاعدہ شروع ہو جائے گی ۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دو دن پہلے پہنچ کر کتب وغیرہ حاصل کر لیں ۔ اپنے ساتھ حسب ذیل اشیاء کا لانا ضروری ہے تھالی ۔ گلاس ۔ معمولی بستر ۔ ٹرنک

اور اگر ہو سکے تو چارپائی بھی اکھاڑ کر لے آئیں ۔ کیونکہ ابھی تک ہمیں باوجود کوشش کے چارپائیاں نہیں ملیں ۔ امید ہے ۔ کہ احباب اس مختصر سی اپیل کو وزن دیتے ہوئے اپنے بچوں کو مقدس احمدی بنانے کے لئے سکول ہذا میں ضرور بھجوائیں گے ۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ جھنگ)

تفسیر القرآن انگریزی کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ آئندہ تفسیر القرآن انگریزی کی خرید کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہوگی جو ہشمند احباب ایک یا ایک سے زیادہ نسخے قیمت ادا کر کے خرید سکتے ہیں قیمت فی نسخہ بیس روپے مقرر ہے ۔ (دفتر تفسیر القرآن انگریزی)

جنوبی افریقہ نے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرلیا

لندن ۲۵ مئی جنوبی افریقہ برٹش کامن ویلتھ کا پہلا ممبر ہے۔ جس نے اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کیا ہے۔ امریکہ روس پولینڈ۔ چیکوسلاویکیہ اور یوگوسلاویہ اس سے قبل اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر چکے ہیں

قبائلی علاقوں میں جمہوری نظام قائم کیا جائے

کوئٹہ ۲۵ مئی۔ بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد عیسٰے نے مطالبہ کیا ہے کہ شاہی جرگہ کو ختم کر دیا جائے اور قبائلی علاقوں میں جمہوری نظام قائم کیا جائے۔ موصوف نے کہا۔ کہ یہ شاہی جرگہ بالکل غیر ذمہ دار اور غیر نمائندہ ہے اس کے ممبروں کو مقامی افسر منتخب کرتے ہیں حالانکہ قبائلیوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا پورا پورا حق ملنا چاہیئے۔

عربوں کی مدد کے لئے طبی مشن

ڈھاکہ ۲۵ رمئی:۔ ڈھاکہ۔ کرسی مجسٹریٹ (؟) ہال کلب ہال میں مسلمانان ڈھاکہ کا جلسہ ہوا جس میں یہ قرارداد پاس کی گئی کہ عربوں کی فلسطین میں مدد کرنے کے لئے ایک طبی مشن روانہ کیا جائے اور پانچ سو رضاکار بھیجے جائیں۔ خواجہ ناظم الدین صاحب سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ طبی وفد اور رضاکاروں کے لئے ضروری پاسپورٹ کا انتظام فرمائیں اور اس بارے میں گورنر جنرل پاکستان سے بھی مشورہ کر لیں۔

۲۸ مئی کو یوم دُعا!!!

مدراس ۲۵ مئی انڈین یونین مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسماعیل نے آج ایک بیان میں ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۸ مئی کو جمعہ کے روز فلسطین کے عربوں کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔

مہاجر طلبہ اور طالبات کیلئے پنجاب یونیورسٹی کی مراعات

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۶ رمئی

مغربی پنجاب کی یونیورسٹی نے حکومت کی اجازت سے ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے آنے والے غریب الوطن طلبہ کو فیس کی معافی اور لیکچروں کی کمی کے علاوہ مندرجہ ذیل مراعات دیں۔

۱۔ فسادات اور غیر معمولی افراتفری یا انخلاء کی وجہ سے میٹرک کا امتحان نہ دے سکنے والے طلبہ کو فرسٹ ایر میں داخل کر کے انہیں امتحان دینے کا موقع دے دیا گیا۔

۲۔ جو طلبہ بعض مضامین میں فیل تھے ان پر سے سارے مضامین کا امتحان دینے کی پابندی اٹھا لی گئی۔

۳۔ کالجوں کے پانچویں سال کے طلبا جو غیر مسلم اساتذہ کے چلے جانے یا کالجوں کی تعلیم رک جانے کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ انہیں پرائیویٹ طور پر امتحان دینے کی اجازت دی گئی۔

۴۔ جن طلبہ نے چھ ماہ تک کسی ہسپتال۔ مہاجرین کے کیمپ یا اور کوئی ریلیف کا کام کیا تھا۔ ان پر سے دو سالہ کورس اور لیکچروں کی معین تعداد کی پابندی اٹھا کر امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دے دی گئی۔

۵۔ جن طلباء نے کم از کم چھ ماہ تک خدمت مہاجرین کا فریضہ انجام دیا اور ان کے پرنسپل صاحبان نے تصدیق کی ہو گی۔ کہ وہ اگر امتحان میں بیٹھتے تو ضرور کامیاب ہو جاتے۔ انہیں سنڈیکیٹ کی سپیشل کمیٹی کی سفارش پر امتحان میں بیٹھے بغیر ڈگریاں دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ تمام مراعات لڑکوں کے علاوہ لڑکیوں کے لئے بھی تھیں اور ان کے لئے پاکستان ووِمن والنٹیر سروس میں ریلیف کا کام کرنے کی شرط تھی۔

ان کے علاوہ حکومت پاکستان نے مرکزی حکومت کے ان ملازم زادوں کے لئے جو شملے یا دہلی سے لائے گئے تھے۔ کراچی میں میٹرک کے امتحان کا ایک خاص سنٹر کھولنے کا فیصلہ کیا تھا جس میں وہ سب پرائیویٹ طور پر شامل ہو سکتے تھے۔

جگت سنگھ سنز اور دیگر دو دکانیں جلکر راکھ ہو گئیں

۱½ لاکھ سے زائد کا نقصان !!!

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۶ رمئی

آج کوئی سوا گیارہ بجے کے قریب ہائی کورٹ کے بالمقابل روزنامہ سٹیٹسمین کے دفتر کے عین سامنے مال روڈ پر اتفاقاً آگ لگ جانے سے آئی عطاء اللہ ڈینٹسٹ۔ ولیم بواسے۔ ڈرائی کلینر اور اولمپین کیمسٹ اور ڈرگسٹ کی دو کانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔

فون کے ذریعے آگ کی اطلاع پاتے ہی تین فائر بریگیڈ جائے واردات پر پہنچ گئے۔ لیکن آگ اس قدر پھیل چکی تھی کہ وہ کہیں دو گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو سکے۔ آگ سب سے پہلے آئی عطاء اللہ ڈینٹسٹ کی دوکان کی عقبی جانب سے ردی کے کاغذوں کو لگ کر اٹھی اور آن کی آن میں دوکان اور بالائی رہائشی مکان اسکی لپیٹ میں آگئے ساتھ کی دوکانیں جو آگ کی لپیٹ میں آچکی تھیں گو ان میں سے کچھ سامان نکال سکنے میں کسی قدر کامیابی

ہوئی۔ لیکن زیادہ سامان نذر آتش ہو گیا۔ بچا کھچا سامان سڑک کے ایک طرف بکھرا پڑا ہے۔ اور اس پر پولیس متعین ہے۔

نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا لگایا جاتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے اولمپین کیمسٹس اس دکان کا نیا نام تھا۔ پہلے یہ دوکان جگت سنگھ سنز کے نام سے مشہور تھی۔ اور پاکستان میں ادویہ اور دیگر جڑی بوٹیوں کی سب سے بڑی دوکان تھی۔ اور اولمپین والوں کو حال ہی میں حکومت کی طرف سے الاٹ کی گئی تھی۔

بھرے اجلاس میں مے نوشی سے توبہ

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۶ رمئی

بوڑے والہ منڈی (ملتان) سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ایک مہاجر نے شراب کا ٹھیکہ لے رکھا تھا۔ مقامی باشندوں اور مہاجرین نے پچھلے دنوں جب متحدہ طور پر امتناع خمر کے خلاف منظم جدوجہد شروع کی تو اس شراب فروش مہاجر کو بھی تاکید و تنبیہ کی۔ مہاجر پر اس پند و نصائح کا اس قدر اثر ہوا کہ اس نے شراب خانے کا سارے کا سارا ذخیرہ بھرے اجلاس میں لا کر زمین پر انڈیل دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ نالیوں میں اسطرح بہنے والی شراب کوئی آٹھ سو روپے کی قیمت کی تھی۔ اسی اجلاس میں متعدد شراب نوشوں نے شراب نوشی سے اور مہاجر نے شراب فروشی سے توبہ کی۔

میورروڈ کی بجائے اقبال روڈ

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۶ رمئی

کارپوریشن لاہور کے سکرٹری کی اطلاع کے مطابق میورروڈ لاہور کا نام تبدیل کر کے اقبال روڈ کر دیا گیا ہے

میورروڈ ریلوے اسٹیشن سے کینال بنک تک جاتی تھی۔ اور اسی سڑک پر علامہ اقبال کی کوٹھی واقع تھی۔

یہودی امریکہ سے قرضہ لیں گے

واشنگٹن ۲۵ رمئی رائٹر نے دوروز ہوئے خبر دی تھی۔ کہ یہودیوں کی نئی اسرائیلی حکومت امریکہ سے قرضہ لینے لگی ہے۔ چنانچہ یہودی سرکاری حلقوں نے اب اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ قرضہ لیکر ملک کی صنعت و حرفت کو فروغ دیا جائے گا۔

فلسطین کے متعلق امریکہ کی مخالفانہ روش کی پُرزور مذمت

صدر احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کا خط صدر سلامتی کونسل کے نام

لاہور ۲۶ رمئی۔ صدر احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن نے حسب ذیل ریزولیشن ایسوسی ایشن کی طرف سے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ارسال کیا ہے

"سراسر مخالفانہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے امریکہ کا نام نہاد اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرلینا اور دیگر سیاسی طاقتوں کا عربوں کے خلاف اس کی ہمنوائی کا دم بھرنا جمہوریت کے لباس میں فسطائی جبروت کی یاد دہانی ہے اور نہ صرف امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث ہے۔ بلکہ ایسی صلیبی جنگوں کے اعادہ کے مترادف ہے جو پہلے کی نسبت کہیں زیادہ تباہ کن ثابت ہونگی امریکہ اپنے اس اخیر اقدام کے ذریعے ایشیا کی کمزور قوموں کے خلاف موت کا بگل بجا کر مشرق وسطی کو تیسری عالمگیر جنگ کا اکھاڑہ بنانا چاہتا ہے۔ جہاں بیسویں صدی کا پطرس۔ اب بصورت ٹرومین ایٹمی طاقت کے مظاہرے کے لئے بے تاب ہے۔

ہم پاکستان کے احمدی طلباء مجلس اقوام متحدہ سے پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ امریکی استعماریت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا جائے۔ اور اس کی امن شکن روش کیخلاف اس سے جواب طلبی کی جائے۔ نیز ہم فلسطین کے معاملے میں ثالث کی حیثیت سے مجلس اقوام متحدہ کی مداخلت کو ہرگز جائز نہیں سمجھتے۔ تاوقتیکہ امریکہ اور اس کے دیگر سیاسی سازش کنندگان نام نہاد اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے سے متعلق اپنے تمام اعلانات واپس نہیں لے لیتے۔"